۷ ربیعُ الاوّل ۱۴۴۱ھ کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنّت (قسط:81)



رَبِیعُ الاول میں جھنڈے لگانا کیسا؟

- 12 ربیع الاول کو نکاح کرنا کیسا؟ 08
- مکروہ وقت میں پانی پینے کا شرعی حکم 09
- وادیٔ جن میں چیزیں اوپر کی طرف کیوں جاتی ہیں؟ 13
- قبر کے باہر سانپ بچھو نظر آئیں تو کیا گمان کریں؟ 15

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

رَبِیْعُ الاول میں جھنڈے لگانا کیسا؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۰ صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو مجھ پر ایک دِن میں 50 بار دُرُودِ پاک پڑھے قیامت کے دِن میں اس سے مُصافحہ کروں گا یعنی ہاتھ ملاؤں گا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رَبیع الاول میں جھنڈے لگانا کیسا ہے؟

سُوال: رَبیع الاول میں جھنڈے لگانا کیسا ہے؟

جواب: جھنڈے لگانا جائز ہے اِس لیے ہم جَشنِ وِلادت کے موقع پر جھنڈے لگا کر خوشی کا اِظہار کرتے ہیں۔ یاد رَکھیے! جس کام سے شریعت نے منع نہیں کیا وہ جائز ہوتا ہے۔ اُصول یہ ہے: اَلْاَصْلُ فِی الْاَشْیَاءِ اَلْاِبَاحَۃُ یعنی چیزوں میں اصل اِباحت ہے (یعنی نہ ثواب نہ گناہ)۔[3] نیز حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا قول ہے: جس کام کو مسلمان اچھا سمجھ کر کریں وہ اللہ پاک کے نزدیک بھی اچھا ہے[4] جبکہ وہ کام فی نفسہٖ جائز بھی ہو ایسا نہیں کہ اگر کسی گناہ کو اچھا

---

1 ..... یہ رِسالہ ۷ رَبِیْعُ الْاَوَّل ۱۴۴۱ھ بمطابق 4 نومبر 2019 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ..... القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، ص ۲۸۲۔

3 ..... تلخیص اصول الشاشی مع قواعد فقہیہ، ص ۱۴۱۔

4 ..... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، ۲/۱۶، حدیث: ۳۶۰۰۔

www.dawateislami.net

سمجھ لیا جائے تو وہ جائز ہو جائے گا بلکہ وہ اچھا بھی نہیں ہو گا۔ ”مسلمان جس کام کو اچھا سمجھ کر کریں“ اِس سے مُراد عُلَما اور صُلَحا کا اچھا سمجھ کر کرنا ہے یعنی نیک لوگ اور اہلِ عِلم حضرات اس کام کو اچھا سمجھ کر کریں۔[1] جَشنِ وِلادت کے جھنڈوں کو عاشقانِ رَسُول تسلیم کرتے ہیں اور کوئی ایک بھی سُنی عالِم آپ کو ایسا نہیں ملے گا جو یہ بولتا ہو کہ جَشنِ وِلادت کا جھنڈا مَت لگاؤ۔ یاد رہے! جَشنِ وِلادت کا جھنڈا لگائیں تو ثواب اور نہ لگائیں تو گناہ نہیں ہے لیکن اس کے لگانے کو گناہ کہنا یہ گناہ ہے۔[2] جس کام کو شریعت نے گناہ نہیں کہا تو کوئی اور اسے کس طرح گناہ کہہ سکتا ہے؟

جَشنِ وِلادت کے جھنڈے کب اُتارے جائیں؟

سُوال: جَشنِ وِلادت کے جھنڈے کب اُتارے جائیں؟ اگر جھنڈا نہ اُتارا تو کیا گناہ ملے گا؟

جواب: عام طور پر ہم یہ پسند کرتے ہیں کہ جَشنِ وِلادت کا جھنڈا ایک مہینے تک لہراتا رہے مگر جب رَبیع الاول کی 12 تاریخ گزر جائے تو اسے اُتار لینا چاہیے اگر نہیں اُتاریں گے تو دھوپ، بارش اور ہوائیں چلنے کے سبب اِس بات کا قوی اِمکان ہے کہ وہ لیرے لیرے ہو کر ختم ہو جائے۔ اگر آپ 12 دِن گزرنے کے بعد اُتار کر تہ کر کے اِحتیاط سے رکھ دیں گے تو وہ آئندہ سال بھی کام آئے گا۔ یاد رہے! ایک مہینے تک جھنڈا لگائے رکھنا ضَروری نہیں کیونکہ 12 رَبیع الاول سے پہلے بتیوں اور لہراتے ہوئے جھنڈوں کو دیکھ کر دِل کو سُرور حاصِل ہوتا ہے جبکہ 12 رَبیع الاول گزرنے کے بعد لوگوں کی

---

1 ..... فتاویٰ رضویہ، ۲۶/ ۵۱۶۔

2 ..... اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ ۟﴾ (پ ۱۴، النحل: ۱۱۶) ترجمۂ کنز الایمان: ”اور نہ کہو اسے جو تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ باندھو بے شک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہو گا۔“ اِس آیتِ کریمہ کے تحت صدرُ الافاضل حضرتِ علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: زمانۂ جاہلیت کے لوگ اپنی طرف سے بعض چیزوں کو حلال، بعض چیزوں کو حرام کر لیا کرتے تھے اور اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کر دیا کرتے تھے، اس کی ممانعت فرمائی گئی اور اس کو اللہ پر افتراء (یعنی جھوٹ باندھنا) فرمایا گیا۔ آج کل بھی جو لوگ اپنی طرف سے حلال چیزوں کو حرام بتا دیتے ہیں جیسے میلاد شریف کی شیرینی، فاتحہ، گیارہویں، عرس وغیرہ ایصالِ ثواب کی چیزیں جن کی حُرمت شریعت میں وارد نہیں ہوئی یعنی جن کا حرام ہونا شریعت میں نہیں آیا انہیں اِس آیت کے حکم سے ڈرنا چاہیئے کہ ایسی چیزوں کی نسبت یہ کہہ دینا کہ یہ شرعاً حرام ہیں اللہ تعالیٰ پر اِفتراء کرنا ہے۔
(خزائن العرفان، پ ۱۴، النحل، تحت الآیۃ: ۱۱۶، ص ۵۲۲)

www.dawateislami.net

توجہ ان کی طرف نہیں رہتی جس کے سبب وہ انہیں دیکھتے نہیں ہیں لہٰذا سمجھ میں یہی آتا ہے کہ 12 تاریخ کے بعد جھنڈوں کو اُتار کر محفوظ کر لیا جائے تاکہ وہ آئندہ سال بھی کام آئیں اور آپ کے پیسے بھی بچیں گے۔ اب کہیں جھنڈے بیچنے والے مجھ سے ناراض نہ ہو جائیں کہ ہماری بِکری بند کروادی تو اللہ پاک روزی دینے والا ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کوشش کر رہی ہے اِنْ شَآءَ اللہ نئے نئے لگانے والے پیدا ہوتے رہیں گے۔

جَشنِ وِلادت کی بتیاں کب اُتاری جائیں؟

جھنڈوں کی طرح بتیاں بھی 12 تاریخ کے بعد اُتار کر محفوظ کر لی جائیں اس لیے کہ 12 تاریخ کے بعد انہیں دیکھ کر لوگوں کو اتنا سرور نہیں آتا اور نہ ہی اس طرف ان کی توجہ جاتی ہو گی مگر بعض لوگ کئی کئی دِن بلکہ سارا مہینا بتیاں جَلا کر رکھتے ہیں جبکہ بظاہر اس کا کوئی مقصد نہیں ہوتا۔ (اِس موقع پر نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) جَشنِ وِلادت کے موقع پر بعض اسلامی بھائیوں نے جھنڈے اور بتیاں لگانے کی ذِمّہ داری لی ہوتی ہے بلکہ ایسا لگتا ہے کہ بعض ٹیمیں بھی ہوتی ہیں جو پیسے لے کر جھنڈے اور بتیاں لگاتی ہوں گی لہٰذا جو لگانے والے ہیں انہی کو اُتارنے کی ذِمّہ داری بھی دے دی جائے، ورنہ تجربہ یہ ہے کہ جس طرح جب کہیں کھانا کھلایا جاتا ہے تو کھلانے والوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے مگر کھانے کے بعد جب برتن اُٹھانے کی باری آتی ہے تو تعداد کم ہو جاتی ہے، اِسی طرح جھنڈے اور بتیاں لگاتے وقت جوش ہوتا ہے اور پھر جیسے ہی 12 تاریخ گزرتی ہے تو جھنڈے اُتارنے کے لیے جوش باقی نہیں رہتا اس لیے جھنڈے لگے رہ جاتے ہیں۔ جھنڈے لگانے کے تعلق سے ایک گزارش یہ بھی ہے کہ ہمارے یہاں جو جھنڈے لگائے جاتے ہیں وہ مضبوط نہ لگانے کی وجہ سے نیچے تشریف لے آتے ہیں ہے لہٰذا جب بھی جھنڈا لگائیں تو اسے اچھی طرح مضبوط کریں تاکہ وہ نیچے نہ آنے پائے۔ (اِس پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِرشاد فرمایا:) جھنڈے کی گرفت کا آسان ترین طریقہ یہ ہے کہ اس کی اوپر سے سِلائی ہو جائے اور یہ کام جھنڈے بیچنے والے اِحسان بلکہ ثواب سمجھ کر کروادیں۔ ایسا نہیں کہ اوپر سے سِلوانے کے بعد جھنڈا مہنگا کر دیں۔ میرے پاس جو جھنڈے ہیں ان پر میں نے اوپر سے سِلائی کروائی ہوئی ہے۔ بعض جھنڈوں پر گرفت کے لیے ٹوپ لگے ہوتے ہیں انہیں بچے کھینچ لیتے ہیں لہٰذا ٹوپ کے بجائے سِلائی کروائیں یا اچھی طرح ٹیپ لپیٹ کر یا کسی بھی

www.dawateislami.net

طرح مضبوط کریں کہ اس سے جھنڈے کا کپڑا دُرُست رہتا ہے۔ جھنڈوں کی ڈنڈیاں بھی اتنی مضبوط نہیں ہوتیں اور اگر مضبوط ڈنڈی لو تو مہنگی پڑتی ہے جبکہ لوگ سستا پسند کرتے ہیں۔ میرے جھنڈے میں جو ڈنڈی لگی ہے یہ اسپیشل ہے کہ ایک اسلامی بھائی مجھے ہر سال کچھ جھنڈے بنا کر دیتے ہیں۔ بہر حال جھنڈے بیچنے والے کسی کو سوئی دھاگے سے جھنڈوں کا اوپر والا حصہ سینے کا ٹھیکا دے دیں 50، 100 میں بہت سے جھنڈے تیار ہو جائیں گے۔ نیز جسے ٹھیکا دیں اس کا کام بھی چیک کریں کہ وہ دُرست کام کر رہا ہے کہیں اندھی تو نہیں چلا رہا۔

کھمبوں اور پولوں پر جھنڈے لگانا کیسا؟

سُوال: بعض لوگ کھمبوں اور پولوں پر جھنڈے لگا دیتے ہیں ان کا ایسا کرنا کیسا ہے؟[1]

جواب: جو لوگ کھمبوں اور پولوں پر جھنڈے لگاتے ہیں انہیں چاہیے کہ اگر پول پر جھنڈا لگانے کے لیے اِجازت نامہ دَرکار ہو تو پہلے اِجازت نامہ حاصِل کریں اور پھر لگائیں کہ ہو سکتا ہے جھنڈوں سے آگ لگنے کے خطرات ہوتے ہوں مثلاً ہوا چلے اور جھنڈا تار میں اُلجھ جائے اور پھر کچھ کا کچھ ہو جائے۔ گورنمنٹ کی جو اِس طرح کی چیزیں ہوتی ہیں عوام کو ان میں تَصَرُّف کرنے کی اِجازت نہیں ہوتی۔ میں یہ آپ سب کی بھلائی کے لیے کہہ رہا ہوں ورنہ میں گورنمنٹ کا آدمی نہیں بلکہ اُمّت کا خادم ہوں۔ البتہ اِس لحاظ سے گورنمنٹ میری ہے اور میں گورنمنٹ کا آدمی ہوں کہ ہم پاکستان کی رعایا ہیں۔ یاد رہے! ہم نے پاکستان کی تعمیر کرنی ہے توڑ پھوڑ نہیں مچانی لہٰذا جو سرکاری چیزیں ہیں ان میں اپنے طور پر تَصَرُّف کرنے کے بجائے جو بھی طریقۂ کار ہے مثلاً اِجازت نامہ لینا وغیرہ اسے پورا کرنا چاہیے ورنہ کوئی ضَروری نہیں کہ ہم پول پر ہی جھنڈے اور بینرز لگائیں بلکہ جہاں جہاں ممکن ہو وہاں لگالیں۔ نیز جَشنِ وِلادت پر کی جانے والی سجاوٹ زمین پر نہیں فضاؤں میں کرنی ہے اور یہاں یہ بھی یاد رکھیں کہ سجاوٹ سے کوئی قانونی مسئلہ کھڑا نہ ہو اور نہ ہی کسی کو کوئی تکلیف ہو مثلاً آپ نے سیڑھی رکھ کر کسی کے گھر کی بالکونی سے رَسّا باندھ دیا جس کے باعث اس کا دَروازہ بند نہیں ہو پا رہا اور اب اگر وہ اِعتراض کرے تو آپ کہیں وہ فلاں ہے وغیرہ۔ اِسی طرح اگر آپ زور زور سے تِلاوت کر رہے ہوں جس کی وجہ سے کسی کا سر دُکھ رہا ہو اب اگر وہ کہے کہ آپ

---

1 ..... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

کے زور سے تِلاوت کرنے کے سبب مجھے تکلیف ہوتی ہے تو اسے فوراً مُنکَر نہ کہہ دیا کریں کیونکہ بے چارے کو تکلیف ہو رہی ہے اِس لیے وہ اِس طرح کہہ رہا ہے۔ دیکھیے! اگر آپ تندرست ہیں تو کیا سارے ہی تندرست ہیں؟ بوڑھے اور چھوٹے بچے بھی تو ہوتے ہیں اِس لیے ہم سمجھاتے ہیں کہ مائیک پر بلند آواز سے نعتیں مَت چلایا کرو کہ مَریضوں، بوڑھوں اور جن کو صبح کام دَھندے پر جانا ہوتا ہے انہیں تکلیف ہوتی ہے۔ آپ رات بھر مائیک پر نعتیں چلا کر صبح اوندھے پڑے ہوتے ہیں جبکہ یہ بے چارے صبح بچوں کی روزی روٹی کمانے جاتے ہیں لہٰذا کسی کو تکلیف نہیں دینی چاہیے۔

ہمیں جَشنِ وِلادت کا ہر کام اِس طرح کرنا ہے کہ کسی کو بھی تکلیف نہ ہو اور ہماری بھرپور ثواب کی نیت ہو اور اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا مقصود ہو۔ اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا اسی صورت میں حاصِل ہو گی کہ جب ہمارے اِس کام کی وجہ سے کسی کو ناحق تکلیف نہ ہو۔ اگر ہماری کوتاہی کی وجہ سے کسی کو تکلیف پہنچے تو ثواب کہاں ملے گا؟ یہ مَدَنی پھول اپنی ڈائری میں لکھ لیں یا اپنے دِل کے مَدَنی گلدستے میں سجالیں کہ "ہمیں اللہ پاک اور اس کے پیارے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا اور شریعت کے مُطابق ہی جَشنِ وِلادت مَنانا ہے۔" ہمارے اسلامی بھائی جھنڈے اور بتیاں لگاتے اور سجاوٹیں کرتے ہیں انہیں اس میں شاید مشکل پیش آتی ہو گی تو یہ ایسا کریں کہ اپنے اپنے علاقوں میں علاقائی سطح پر مجلسِ میلاد بنالیں اور یہ کام ان کے سِپُرد کر دیں اِنْ شَآءَ اللہ کام میں بہتری آئے گی اور مدینہ مدینہ ہو جائے گا۔ اِس مجلس میں شیوڈ عاشقانِ رَسُول بھی کام کر سکتے ہیں، اس کام کے لیے داڑھی اور عمامے والا ہونا ضَروری نہیں البتہ مجلس کا نگران کم از کم پوری داڑھی والا ہو۔

رات چراغاں کب تک کرنا چاہیے؟

سُوال: جَشنِ وِلادت کے موقع پر لگائی جانے والی بتیاں کب تک جلانی چاہئیں؟[1]

جواب: رات میں سجاوٹ کرنے میں مزہ آتا ہو گا اور پھر فجر پڑھ کر سو جاتے ہوں گے تو یوں صبح بتیاں بجھانے کی توفیق نہیں ملتی ہو گی اِس لیے دِن میں جگہ جگہ بتیاں جَل رہی ہوتی ہیں۔ یاد رہے! جب دِن میں سورج کی صورت میں اتنی بڑی

1 ..... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

بتی اپنی روشنی بکھیر رہی ہے تو اس کے ہوتے ہوئے ہماری بتیاں کیا چیز ہیں ؟بس بجلی ضائع ہو رہی ہوتی ہے حالانکہ جان بوجھ کر بجلی ضائع کرنا گناہ کا کام ہے لہٰذا فجر کی نماز پڑھنے کے بعد جب اُجالا ہو جائے تو مہربانی کر کے روڈ اور بلڈنگ کی بتیاں بجھا دیں۔ البتہ فجر کی اذان پر بتیاں نہ بجھائیں کہ اس وقت اندھیرا ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھیں کہ جہاں جہاں رات کے نو دس بجے تک چہل پہل ہوتی ہے وہاں نو دس بجے تک اور جہاں بارہ بجے تک چہل پہل ہوتی ہے وہاں بارہ بجے تک بتیاں جَلائیں اور پھر اس کے بعد بند کر دیں۔ اگر ساری رات بتیاں روشن رہیں گی تو بجلی ضائع ہوتی رہے گی کیونکہ کوئی انہیں دیکھ کر لطف اندوز ہونے والا نہیں ہو گا لہٰذا مہربانی کر کے اپنے طور پر سوچیں اور غور و فکر کریں اور پھر اپنے اپنے علاقے کے ماحول کے اِعتبار سے بتیاں جلانے کی ترکیب بنائیں۔

جلوسِ میلاد میں رِقت کیسے پیدا ہو؟

سُوال: جلوسِ میلاد میں حاضری کا کیسا اَنداز ہونا چاہیے جس سے رِقت ملے اور آنکھوں سے آنسو بھی جاری ہو جائیں؟

جواب: ہو سکے تو جلوسِ میلاد میں سارا وقت باوُضو گزاریں، جس سے بَن پڑے وہ پیدل چلے، نعت شریف کو غور سے سنتے رہیں، جتنا ہو سکے اپنی آنکھیں بند کر کے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضے کا تَصَوُّر کریں، کبھی وِلادت گاہ کا تَصَوُّر باندھیں جو مکہ شریف میں ہے اور ان ہی تَصَوُّرات کے ساتھ نظریں جھکا کر جلوس میں شریک ہوں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ رِقت پیدا ہو گی۔ اگر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھتے رہیں گے تو رِقت کیسے آئے گی؟ اگرچہ یہ اِمتحان تو بڑا ہے کہ اِدھر اُدھر دیکھے بغیر چین کیسے آئے گا؟ لیکن اگر اِس اِمتحان میں کامیاب ہو گئے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ رِقت نصیب ہو جائے گی۔

جلوسِ میلاد کا تَقَدُّس بَرقرار رَکھیے

بعض لوگ جلوس میں اودھم مچاتے اور اچھل کود میں لگے ہوتے ہیں بلکہ میوزک تک بجا رہے ہوتے ہیں اب تو سننے میں آیا ہے کہ نعتیں بھی میوزک والی چل پڑی ہیں، اِس پر مزید ستم ظریفی یہ کہ عورتوں کی بھی بھیڑ بھاڑ ہوتی ہے۔ یاد رَکھیے! جلوسِ میلاد میں عورتوں کو نہیں جانا چاہیے نیز میوزک چلانا یا میوزک والی نعتیں چلانا دونوں گناہ کے کام ہیں لہٰذا بغیر میوزک والی نعتیں چلائی جائیں، نعرے لگائے جائیں اور مَرحبا کی صَدائیں ہوں تو اچھی بات ہے۔

www.dawateislami.net

جلوسِ میلاد کو ہر طرح کی شر انگیزی سے بچایئے

اِس بات کا بھی خصوصی خیال رکھنا چاہیے کہ جلوسِ میلاد میں کسی قسم کی اِشتِعال انگیزی نہ ہو مثلاً کسی کے اِدارے کے باہر جاکر اِشتِعال انگیز نعرے نہ لگائے جائیں، بعض اوقات سامنے سے بھی جوابی کاروائی ہو جاتی ہے تو سر پر پاؤں رکھ کر بھاگتے ہی بنتی ہے اور یوں سارا جلوسِ میلاد سبوتاژ ہو جاتا ہے، کبھی تو سامنے سے فائرنگ بھی کر دی جاتی ہے اور کئی شہادتیں ہو جاتی ہیں۔ کیا کوئی یہ پسند کرے گا کہ اس کی بارات جارہی ہو اور وہ اِس طرح کی اِشتِعال انگیزی کا شکار ہو کر خراب ہو جائے؟ یقیناً کسی کو یہ بات قبول نہیں ہو گی تو یہ جلوسِ میلادِ مصطفےٰ دَر حقیقت ہماری بارات ہی ہے لہٰذا اِس کو بھی خراب ہونے سے بچانا ہے۔ کسی کے خلاف بھی نعرے بازی نہیں کرنی، نہ کسی کو اِشتِعال دِلانے کی کوشش کرنی ہے کہ اِس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا، ایسی حرکات کرنے سے کوئی آپ کے ساتھ شامل نہیں ہو گا اور نہ ہی کوئی آپ سے متأثر ہو گا۔ یہ بات ذہن نشین کر لیجیے کہ گالیاں دے کر کسی کو بھی قریب نہیں کیا جاسکتا۔

جلوسِ میلاد میں نیکی کی دعوت کا اِہتمام کیجیے

اگر اَدب واِحترام سے جلوسِ میلاد میں شرکت کریں گے تو کئی فوائد حاصِل ہو سکتے ہیں، ایسے کئی واقعات موجود ہیں کہ جلوسِ میلاد کو دیکھ کر غیر مُسْلِم مسلمان ہو گئے، اِس کی وجہ یہی ہے کہ اَدب و اِحترام والا جلوس اپنے اندر اَز خود جاذبیت رکھتا ہے جس کی وجہ سے دیکھنے والوں کا دِل اس سے کَشِش محسوس کرتا اور اس کے قریب ہو جاتا ہے۔ اس کے بَرعکس اگر ہڑاہُوڑی ہو گی تو بجائے لوگوں کے قریب آنے کے فاصلے بڑھ جائیں گے۔ تو جلوسِ میلاد میں اِنتہائی مُنَظَّم طریقے سے شریک ہوں اور ذِمّہ داران جلوس کو راستے میں کسی مناسب جگہ پر روک کر نیکی کی دعوت کا اِہتمام کریں۔ جو لوگ جلوسِ میلاد کو نہیں مانتے انہیں چھیڑنے کی ضَرورت نہیں ہے، نہ ان کے پاس جانے کی ضَرورت ہے اور نہ ان کی صحبت اِختیار کرنے کی ضَرورت ہے، بس آپ اپنا کام صحیح طریقے سے کرتے رہیں۔

گھر کے اَفراد مل کر بھی محفلِ میلاد کر سکتے ہیں

سُوال: اگر کوئی اپنے گھر میں محفلِ میلاد کرنا چاہے تو کیا وہ خود محفل میلاد کر سکتا ہے یا اسے دِیگر ثناخوانوں کو بُلانا پڑے گا؟

www.dawateislami.net

جواب: اگر گھر میں نعت خوانی کریں تو دِیگر ثناخوانوں کو بُلانے میں کوئی حرج نہیں ہے، بُلانا چاہتے ہیں تو بُلا سکتے ہیں۔ اگر خود پڑھنا چاہیں تو خود پڑھ لیں، گھر کے بچے پڑھ لیں، اگر گھر کے سارے اَفراد محارم ہیں تو سب مل کر بھی پڑھ لیں تو کوئی مسئلہ نہیں ہے، امی اور بہنیں بھی شریک ہونا چاہیں تو وہ بھی شریک ہو جائیں۔

12 رَبیع الاول کو نکاح کرنا کیسا؟

سُوال: کیا 12 رَبیع الاول کو نکاح کر سکتے ہیں؟

جواب: بالکل کر سکتے ہیں۔

زبان سے نماز کی نیت کرنا شرط نہیں

سُوال: کیا زبان سے نماز کی نیت کرنا شرط ہے؟ نیز نماز کی نیت عربی زبان میں کریں یا اُردو زبان میں بھی ہو سکتی ہے؟

جواب: زبان سے نیت کرنا شرط یعنی لازمی نہیں ہے اَلبتہ دِل میں نیت ہونا شرط ہے۔ اگر دِل میں نیت ہو اور پھر زبان سے بھی دُہرا لی تو یہ مُسْتَحَب ہے اور اگر زبان سے نہیں بھی دُہرائی جب بھی کوئی حرج نہیں کہ دِل میں نیت ہونا کافی ہے۔[1]

کیا تختے پر سجدہ ہو جائے گا؟

سُوال: سجدے کا تعلق زمین سے ہے لیکن بعض لوگ تخت نما جائے نماز پر نماز پڑھتے ہیں تو کیا یہ جائز ہے اور اس پر سجدہ ہو جائے گا؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: آپ تختے کی بات کر رہے ہیں، میں نے تو پوری مسجد تختے کی بنی ہوئی دیکھی ہے، البتہ پاکستان میں لکڑی کی مسجد نہیں دیکھی۔ بہر حال اگر اس تختے کے پائے زمین پر لگے ہوئے ہیں اور وہ تختہ ایسا سیدھا ہے جس پر پیشانی جم جاتی ہے تو سجدہ ہو جائے گا۔ اگر سجدہ زمین پر ہی کرنا شرط ہو تو پھر فیضانِ مدینہ میں بھی سجدہ نہیں ہونا چاہیے کہ اس کی مسجد کا فرش

---

1 ..... عربی اُردو کسی بھی زبان میں نیت کر سکتے ہیں، البتہ عربی میں نیت کرتے وقت نیت کے الفاظ کا معنٰی سمجھ آنا ضروری ہے۔

(در مختار مع رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، بحث النیۃ، ۲/۱۱۳ ماخوذاً)

www.dawateislami.net

زمین تو نہیں ہے بلکہ زمین اس کے بہت نیچے ہے اس کو کافی اوپر کر کے بنایا گیا ہے۔

مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی بہت اونچی ہو گئی ہے اور حقیقت میں بھی اس کا مقام اونچا ہی اونچا ہے۔ کئی سال پہلے جب مسجد نبوی شریف کی توسیع کے لیے کھدائی ہو رہی تھی تو وہاں گہرے گڑھے پڑ گئے تھے، میں نے ان گڑھوں میں رنگ کی ہوئی عمارتیں وغیرہ دیکھی ہیں جس سے اَندازہ ہوتا ہے کہ اب مسجد نبوی شریف میں کافی بھرائی ہو چکی ہے یہ سب مُرورِ زمانہ یعنی زمانہ کے حَوادِث کی وجہ سے ہوتا ہے، کبھی آندھی نے حاضری دی، کبھی طوفان چومنے کے لیے پہنچ گیا اور کبھی ہواؤں نے گنبدِ خضرا کے بوسے لینے شروع کر دیئے، یوں کچھ نہ کچھ ہوتا رہا جس کی وجہ سے وہ فرش اب کافی اونچا ہو چکا ہے۔

"صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب" کیوں کہتے ہیں؟

سُوال: آپ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب کیوں کہتے ہیں؟

جواب: صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب کے معنٰی ہیں حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود بھیجو۔ مجھے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت ہے اور کون ایسا ہے جسے محبت نہ ہو! ہر مسلمان آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرتا ہے۔ ہم صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب کہہ کر دُرُود شریف پڑھواتے ہیں تو اِس طرح دُرُود شریف پڑھنے کی دعوت دینا گویا نیکی کی دعوت دینا ہے کہ دُرُود شریف پڑھنے اور پڑھانے والے کو ثواب ملے گا۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب کہہ کر دُرُودِ پاک پڑھوانا ثواب کا کام ہے اس لیے دُعا کریں کہ میں آخری سانس تک یہ کہتا رہوں۔

مکروہ وقت میں پانی پینے کا شرعی حکم

سُوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ مکروہ وقت میں پانی نہیں پی سکتے تو کیا مکروہ وقت میں پانی پی سکتے ہیں؟

جواب: روزہ نہ ہو تو پی سکتے ہیں۔

تبرکات کے بارے میں کیسے پتا چلے کہ اصلی ہیں یا نقلی؟

سُوال: بعض لوگ تبرکات کی زیارت کراتے ہیں تو ان کے بارے میں یہ کیسے پتا چلے کہ وہ اصلی ہیں یا نقلی؟

www.dawateislami.net

جواب: ابھی تک یہ نہیں سُنا کہ کوئی ایسا آلہ اِیجاد ہوا ہو جو اصلی اور نقلی کی شناخت کر دے اس لیے آپ تبرکات کے بارے میں گہرائی میں نہ جائیں ورنہ وَسوسوں کا شِکار ہو جائیں گے۔ اِس حوالے سے بزرگوں کے طرح طرح کے اَقوال ہیں جن میں مجھے سب سے زیادہ پسند یہ قول ہے کہ جو کسی کی نِسبت سے بطورِ تبرک مشہور ہو جائے اسے تبرک مان لیا جائے اور اس کا اِحترام کر کے ثواب پائیں۔[1] گہرائی میں جائیں گے تو ظاہر ہے وَسوسے آئیں گے اور اگر ہم اِس طرح کی گفتگو عوام میں کریں گے تو وہ بولیں گے فلاں بال مُبارَک نقلی ہیں یا وہ تبرکات نقلی ہیں وغیرہ۔ بہر حال تبرکات کے بارے میں میرا مشورہ یہی ہے کہ گہرائی میں نہیں جانا چاہیے البتہ اگر مُحَقِّقِیْن تحقیقات کرتے ہیں تو وہ کرتے رہیں مگر ہم بَرَکتیں لیتے رہیں گے۔

حضرتِ علامہ یوسف بِن اِسماعیل نبہانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے لکھا ہے: جو بطورِ سَیِّد مشہور ہو اگر ہم اس کا اِحترام کریں گے تو ثواب ملے گا اگرچہ اس کا نَسَب نامہ اس کے پاس موجود نہ ہو۔[2] یاد رہے! ہم نَسَب نامہ کِس کِس سے مانگیں گے؟ لہٰذا جو سَیِّد ہے ہم اس کا اِحترام کریں گے۔ جس کا حَسَب نَسَب ثابت ہے اس کا اِحترام کرنے میں ثواب ہے ہی لیکن جس کے سَیِّد ہونے کا ہمارے پاس ثبوت نہیں اور ہم اس کا اِحترام کریں گے تو ہمیں زیادہ ثواب ملے گا کیونکہ جس کا حَسَب نَسَب ثابت ہے اس کا اِحترام کرنے کا تو جی زیادہ چاہے گا کہ دِل زیادہ مُطْمَئِن ہو گا جبکہ جس کا حَسَب نَسَب ثابت نہیں اس کے بارے میں وَسوسے آئیں گے لیکن اس کے باوجود ہم سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نِسبت کی وجہ سے اس کا آنکھیں بند کر کے اِحترام کریں گے تو یوں یہ زیادہ فضیلت کا باعث ہے۔ بہر حال آپ تبرکات کی زیارت کرتے رہیں ورنہ ثبوت مانگنے کی صورت میں لڑائی ہو سکتی ہے۔ دیکھئے! مسلمان اِس بہانے دُرُود و سلام پڑھ رہے ہیں، اللہ اللہ کر رہے ہیں، رَسُولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبت کے جام تقسیم ہو رہے ہیں اور نعتیں پڑھی جا رہی ہیں لہٰذا خود لوگوں میں آ کر دُرُودِ پاک پڑھو اور ان کے ساتھ مل کر بال مُبارَک کی زیارت کرو اسی میں دونوں جہاں کی بھلائی ہے۔

---

1 ..... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۴۱۲ ماخوذاً۔ مزید معلومات کے لیے فتاویٰ رضویہ جلد 21 صفحہ 404 تا 424 کا مُطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ..... الشرف المؤبد لآل محمد، المقصد الثانی، ومن خصائصھم رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ ان وجودھم فی الارض امان لاھلھا، ص ۵۱-۵۲ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

عقل کو تنقید سے فرصت نہیں
عشق پر اَعمال کی بنیاد رکھ

اہلِ سنّت کا ہے بیڑا پار اَصحابِ حضور

سُوال: ”اَصحابِ حضور نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رَسُوْلُ اللہ کی“ اِس مِصْرَع کی وضاحت فرمادیجئے۔

جواب: یہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شعر کا مِصرع ہے، پورا شعر یوں ہے:

اہلِ سنّت کا ہے بیڑا پار اَصحابِ حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رَسُوْلُ اللہ کی (حدائقِ بخشش)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم اہلِ سنّت و جماعت صحابۂ کِرام اور اہلِ بیتِ عُظّام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ دونوں کو مانتے ہیں۔ اِس شعر میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا ہے کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ ستارے ہیں اور اہلِ بیت ناؤ یعنی کَشتی ہیں۔ چونکہ سمندر میں سفر کے لیے سڑکوں کی طرح مَنزِلوں کے نشانات لگے ہوئے نہیں ہوتے، اِس لیے وہاں ستاروں کی مدد سے راستے معلوم کیے جاتے ہیں، یہ پورا ایک فن ہے، جو لوگ سمندر میں سفر کرتے ہیں وہ اِس فن کو جانتے ہیں۔ نیز سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان بھی ہے: اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّهِمْ اِقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ یعنی میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں جس کی پیروی کروگے ہدایت پاؤ گے۔[1] اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرما رہے ہیں: جو اہلِ بیت کی کَشتی میں سُوار ہیں ان کو صرف کَشتی میں بیٹھ جانے سے ہدایت نہیں ملے گی بلکہ ان کو ستاروں کی بھی حاجت ہے اور ہم یعنی اہلِ سنّت و جماعت اہلِ بیت کی کَشتی میں سُوار ہو کر صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ جو ستارے ہیں ان کے ذَریعے ہدایت لیتے ہیں، اِسی وجہ سے اہلِ سنّت کا بیڑا پار ہے۔ یاد رکھیے! اہلِ بیت کے کسی بھی فرد کا اِنکار نہیں کرنا اور نہ ہی ان میں سے کسی پر تنقید کرنی ہے، یہ ہی اہلِ سنّت و جماعت کا عقیدہ ہے۔ سارے اہلِ بیت ہماری آنکھوں کے تارے اور ہمارے سر کے تاج ہیں۔ اسی طرح سارے کے سارے صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ بھی ہمارے سر کے تاج ہیں کسی ایک صحابی کے بارے میں زبان تو

---

1 ..... مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب ابی بکر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ، ۲/۴۱۴، حدیث: ۶۰۱۷۔

www.dawateislami.net

زبان دِل میں بھی کوئی کمزور بات نہیں لانی۔ کوئی کچھ دِکھائے بھی تو ہماری آنکھیں صحابۂ کِرام اور اہلِ بیتِ عُظّام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کے بارے میں کوئی بھی چیز دیکھنے کے لیے بند ہیں۔

اپنی جان سے بڑھ کر سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت

سُوال: صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنی جان سے بھی بڑھ کر محبت فرماتے تھے، اِس بارے میں کوئی واقعہ بیان فرما دیجیے۔

جواب: جب مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا سے مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا ہجرت کا حکم ہوا تو حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دونوں ساتھ روانہ ہوئے۔ جب ایک غار کے قریب پہنچے تو پہلے صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اُس غار کے اندر تشریف لے گئے اور صفائی کر کے غار کے تمام سوراخوں کو بند کر دیا، ایک سوراخ کو بند کرنے کے لیے کوئی چیز نہ ملی تو آپ نے اپنے پاؤں کا انگوٹھا سوراخ میں ڈال کر اس کو بند کیا۔ پھر اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بلایا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے آئے اور حضرتِ سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے زانو پر سر رکھ کر آرام فرمانے لگے، اتنے میں سانپ نے صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاؤں مُبارک کو کاٹ لیا، مگر صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عاشقِ اکبر تھے، صرف اِس خیال سے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آرام میں خلل نہ آئے، بالکل حرکت نہ کی یعنی ہِل جُل نہیں کی آخر جب زیادہ تکلیف ہوئی تو آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ جب آنسو کے قطرے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے پیارے چہرے پر نچھاور ہوئے یعنی گِرے تو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیدار ہوئے تو حضرتِ سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے واقعہ عرض کیا۔ اللہ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس جگہ اپنا لُعابِ دہن یعنی تھوک شریف لگا دیا جہاں سانپ نے ڈسا تھا جس کی وجہ سے فوراً آرام آ گیا۔ ایک رِوایت میں ہے کہ سانپ کا یہ زہر ہر سال لوٹ آتا تھا اور 12 سال تک حضرتِ سَیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ساتھ یہ مُعاملہ ہوتا رہا اور آخری مَرتبہ زہر کے اثر سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شہادت ہو گئی۔[1] اِس واقعہ سے معلوم ہوا کہ صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنی جان سے بھی بڑھ کر

---

1 ..... مدارج النبوت، قسم دوم، باب چہارم، ۲/۵۸۔

www.dawateislami.net

مَحبت فرماتے تھے، ہمیں بھی چاہیے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے خوب محبت کریں اور ان کی سُنّتوں پر چلیں۔

انگوٹھا رکھا سانپ کے بل پر زہر کا صدمہ سہہ لیا دِل پر
منزل عشق صدق کے رہبر مولانا صدیق اکبر

کیا "عبدُ اللہ" نام کے ساتھ لفظ "محمد" نہیں لگتا؟

سُوال: میرا نام "محمد عبدُ اللہ خان" ہے کافی لوگ مجھے بولتے ہیں کہ "عبدُ اللہ" کے آگے محمد نہیں لگتا، آپ اس بارے میں میری راہ نمائی فرمادیجیے۔

جواب: محمد حقیقت میں عبدُ اللہ ہیں اور "محمد عبدُ اللہ" کے معنیٰ ہیں "محمد اللہ کے بندے ہیں بلکہ بندۂ خاص ہیں" لہٰذا "محمد عبدُ اللہ" کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے یہ بالکل دُرُست ہے۔

وادیٔ جِنّ میں چیزیں اوپر کی طرف کیوں جاتی ہیں؟

سُوال: مدینے کے پاس جو وادیٔ جِنّ ہے اس کی کیا حقیقت ہے؟ (فیس بک کے ذَریعے سُوال)

جواب: (امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) وادیٔ جِنّ چونکہ مدینۂ منورہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کے قرب میں ہے اِس وجہ سے وہ مُقَدَّس مقام ہے لیکن اِس وادی میں ڈھال کے باوجود چیزوں کا خود بخود اوپر کی طرف جانا یا مدینے کی طرف بڑھنا کسی سائنسی وجہ سے ہے۔ دُنیا میں ایسے اور بھی مقامات ہیں جن میں کَشِش کی وجہ سے ڈھال کے باوجود چیزیں اوپر کی طرف بڑھتی ہیں۔ اِس بستی کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ یہاں جِنات ہیں جو چیزوں کو مدینے کی طرف دھکیلتے ہیں لیکن اِس کی کوئی حقیقت نہ کہیں پڑھی ہے اور نہ ہی کسی معتبر ذَریعے سے سُنی ہے۔

(امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) Magnet یعنی مقناطیس قطب تارے کی طرف جاتا ہے اس کے بارے میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فتاویٰ رضویہ شریف میں لکھا ہے کہ آج تک سائنس اس راز کو دَریافت نہیں کر سکی کہ اس کی حقیقت کیا ہے اور مقناطیس قطب تارے کی طرف کیوں جاتا ہے؟[1] اب کیا یہ کہہ دیا جائے کہ قطب تارے پر

1 ..... فتاویٰ رضویہ، ۲۹/ ۲۹۶۔

www.dawateislami.net

بھی کوئی بہت بڑا جن بیٹھا ہو گا جو مقناطیس کو کھینچ لیتا ہو گا! بہر حال اِس طرح کی چیزیں جو سمجھ نہیں آتیں یا عقل سے ورا ہوتی ہیں لوگ ان کو جِنات کی طرف منسوب کر دیتے ہیں کہ وہ ایسا کر رہے ہیں۔ جِنات کے وجود کا اِنکار نہیں ہے یہ واقعی موجود ہیں حتّٰی کہ مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں مسجدِ جن بھی ہے کیونکہ اس جگہ پر سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک ہاتھ پر کچھ جِنات اِیمان لائے تھے، اسی کی یادگار کے طور پر مسجدِ جن ابھی تک قائم ہے جو جنَّتُ الْمَعلٰی کے قریب میں واقع ہے۔[1] بہر حال جِنات کا وجود یقینی ہے لیکن اِس کا مطلب ہر گز یہ نہیں ہے کہ جو بھی خلافِ عقل کام ہو گا وہ جِنات ہی کر رہے ہوں گے بلکہ اس کی اور وجوہات بھی ہو سکتی ہیں۔

وَسوسے اور اِلہام میں فرق

سُوال: وَسوسے اور اِلہام میں کیا فرق ہے؟

جواب: وَسوسہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور اِلہام فرشتے کی طرف سے ہوتا ہے۔[2]

بیٹے سے ناراضی کی حالت میں والدہ اِنتقال کر جائے تو بیٹا کیا کرے؟

سُوال: ماں کے فوت ہونے سے کچھ دیر پہلے بیٹے نے ماں سے مُعافی مانگی مگر ماں نے مُعاف نہ کیا اور اِسی حالت میں اس کا اِنتقال ہو گیا تو اب بیٹا بڑا پریشان ہے اور اس کے دِل کو چین نہیں ہے لہٰذا اب بیٹے کو ایسا کیا کرنا چاہیے کہ اس کی والدہ اس سے راضی ہو جائے؟

جواب: ایسے بیٹے کو مُبارَک ہو کہ اس کو آخرت کا خوف اور اللہ پاک کا ڈر ہے اور یہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ اسے پار لگا دے گا ورنہ ہم نے تو ایسے ایسے کیس سُنے ہیں اور کبھی کبھی اَخبارات میں ایسے واقعات چھپتے بھی رہتے ہیں کہ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ جائیداد کی خاطر کوئی ماں کو قتل کر دیتا ہے تو کوئی باپ کو، نہ جانے قیامت کے دِن ایسوں کا کیا بنے گا؟ جس بیٹے نے ماں سے مُعافی مانگی اس کا اِس طرح والدہ کی ناراضی کا اِحساس کرنا اِنْ شَآءَ اللّٰہ اسے کام آئے گا، اگرچہ بیٹے نے مَاشَآءَ اللّٰہ مُعافی بھی

---

1 ..... اخبار مکۃ للازرقی، ذکر المواضع التی یستحب فیہا الصلاۃ بمکۃ... الخ، ۲/۲۰۱۔ عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص۲۲۹۔

2 ..... مرقاۃ المفاتیح، کتاب الایمان، باب فی الوسوسۃ، ۱/۴۴۲، تحت الحدیث: ۶۷۔ مراٰۃ المناجیح، ۱/۸۳۔

www.dawateislami.net

مانگی مگر خُدا جانے امی کا کیسا دِل دُکھ گیا تھا کہ مُعافی قبول نہیں کی۔ بہر حال اب بیٹا ان کے لیے دُعائے مَغْفِرَت اور خوب اِیصالِ ثواب کرتا رہے اللہ پاک چاہے گا تو اِنْ شَآءَ اللہ قیامت کے دِن ماں بیٹے کے دَرمیان صلح کرادے گا اور سب بہتر ہو جائے گا۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: کسی کے ماں باپ دونوں یا ایک کا اِنتقال ہو گیا اور یہ ان کی نافرمانی کرتا تھا اب یہ ان کے لیے ہمیشہ اِستغفار (یعنی مَغْفِرَت کی دُعا) کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ پاک اس کو نیکوکار لکھ دیتا ہے۔[1] بیٹا زندگی بھر اپنی والدہ کے لیے دُعائے مَغْفِرَت اور اِیصالِ ثواب کرتا رہے اور اگر اللہ پاک نے اسے پیسے دیئے ہیں تو وہ اپنی والدہ کے اِیصالِ ثواب کے لیے مسجد بنادے کہ یہ خود اس کے لیے بھی صدقۂ جاریہ ہو گا اور اس کی والدہ کے لیے بھی اِیصالِ ثواب کا بہترین ذَریعہ ہو جائے گا جو قیامت تک جاری رہے گا۔ یاد رہے! ہر مسجد قیامت تک مسجد ہے[2] اور ساری مَساجد جنَّت میں جائیں گی۔[3]

قبر کے باہر سانپ بچھو نظر آئیں تو کیا گمان کریں؟

سُوال: اگر کسی کی قبر کے باہر سانپ یا بچھو دیکھیں تو کیا یہ گمان کر سکتے ہیں کہ اس کی قبر میں بھی ایسا ہی ہو گا؟

(فیس بک کے ذَریعے سُوال)

جواب: توبہ اَسْتَغْفِرُ اللہ۔ سانپ بچھو کسی اور وجہ سے بھی وہاں ہو سکتے ہیں۔ کسی بھی مسلمان کی قبر کے بارے میں بدگمانی نہیں کرنی چاہیے۔

موت اللہ پاک سے ملنے کا ذَریعہ ہے

سُوال: دِل موت سے ڈرتا ہے حالانکہ سب کو پتا ہے کہ مَرنا ہے، اِس حوالے سے کچھ اِرشاد فرمادیجیے۔

جواب: جب پتا ہو گا تو ہی ڈرے گا، بچے کو موت کے بارے میں کچھ پتا نہیں ہوتا تو وہ ڈرتا بھی نہیں، مگر آج کل کے جو سمجھ دار لوگ ہیں جن کو پتا ہے کہ آخر مَرنا ہے وہ بھی نہیں ڈرتے، ظاہر ہے یہ ان کی غفلت ہے۔ موت کا ڈر اور

---

1 ..... شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، فصل فی حفظ حق الوالدین بعد موتھما، ۲۰۲/۶، حدیث: ۷۹۰۲۔

2 ..... در مختار، کتاب الوقف، ۵۵۰/۶۔

3 ..... التیسیر بشرح الجامع الصغیر، حرف التاء، ۴۴۶/۱۔

www.dawateislami.net

آخرت کی فکر ہونی چاہیے۔ اس کے ساتھ ساتھ اللہ پاک کی ملاقات کا شوق بھی پیدا کرنا چاہیے اور اللہ پاک کی ملاقات کا ذَریعہ موت ہے۔[1]

جان تو جاتے ہی جائے گی قیامت یہ ہے
کہ یہاں مَرنے پہ ٹھہرا ہے نظارہ تیرا (حدائقِ بخشش)

موت کا خوف یا نفسیاتی مَرض؟

سُوال: اگر کوئی شخص کسی حادثے کا شکار ہو جائے یا سر پر چوٹ آجائے اور ICU میں داخل ہو جائے پھر کسی وجہ سے اس کی جان بچ جائے تو وہ بے سکونی کا شکار ہو جاتا ہے، اس کو بار بار یہ ہی خیال ستاتا رہتا ہے کہ میں ابھی مَر جاؤں گا ابھی مَر جاؤں گا، گویا اس پر ایک خوف سا طاری رہتا ہے، ایسے مَریض کو کس طرح سنبھالا جائے؟ اِس حوالے سے راہ نمائی فرما دیجیے۔ (رُکنِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: ایسا کوئی کوئی ہوتا ہو گا جس پر خوف طاری ہو جاتا ہو ورنہ غفلت ہی غفلت ہے۔ مَریض کے صحیح سَلامت باہر آنے پر تو لوگ خوشیاں مَنا رہے ہوتے ہیں، بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ مَریض جاتے جاتے ایک دَم رُک جاتا ہے اور بالکل ٹھیک ٹھاک اور فریش ہو جاتا ہے لیکن اچانک یہ موت سے پچھاڑ کھا کر اِنتقال کر جاتا ہے۔ مَریض اِنتقال سے پہلے جو اَچانک صحیح نظر آتا ہے اِس کو اِصطِلاح میں "سنبھالا لینا" بولتے ہیں۔ بہر حال موت بَرحق ہے سب کو آنی ہے۔

بارہا عِلمی تجھے سمجھا چکے
مان یا مَت مان آخر موت ہے

---

1 ..... مکتبۃ المدینہ کی 568 صفحات پر مشتمل کتاب "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" صفحہ نمبر 379 سے ایک عرض اور اِرشاد مُلاحظہ کیجیے: **عرض:** ایک مَرتبہ اِرشادِ عالی ہوا تھا کہ مَرنے کے لیے خوشی سے تیار رہے، حضور! جو مجرِم (یعنی گنہگار) ہے وہ کیسے خوش ہو سکتا ہے؟ **اِرشاد:** گناہ چھوڑے تَوبہ کرے اور خوشی سے موت کے لیے تیار رہے، یہ مطلب نہیں کہ گناہ کرتا رہے اور موت کے لیے خُوش رہے، یہ کیسے ہو سکتا ہے! (پھر فرمایا:) اللہ کا بندہ جب توبہ لاتا ہے رَبّ کے حضور تو وہ اس سے زیادہ خُوش ہوتا ہے جتنا وہ شخص جس کی اُونٹنی مَع زادِ راہ کے (یعنی سامان سفر کے ساتھ) گم گئی اس کے مِل جانے پر خوش ہو۔ (مسلم، کتاب التوبۃ، باب فی الحض علی التوبۃ والفرح بھا، ص ۱۱۲۶، حدیث: ۲۶۵۷)

www.dawateislami.net

اللہ پاک سے ڈرنا چاہیے اور اس کی پناہ میں آنا چاہیے نیز بُرے خاتمے کا خوف بھی دِل میں ہونا چاہیے۔ سُوال میں جس خوف کا ذِکر ہے اِس طرح کے خوف والے نفسیاتی مَریض ہوتے ہیں، کیونکہ ڈرنے کے باوجود یہ لوگ نیکیوں کی طرف نہیں آتے، نمازوں کی طرف نہیں آتے، شریعت کی پابندی کی طرف نہیں آتے، نہ ان کا یہ ذہن ہوتا ہے کہ جن کے حُقوق ہمارے ذِمّہ ہیں وہ ادا کریں، زکوٰۃ چڑھی ہوئی ہے یا لوگوں کا قرضہ ہے وہ نکال کر فارغ ہو جائیں اور آخرت میں یہ بوجھ لے کر نہ جائیں۔ (نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) بعض لوگوں نے رات میں ہی زَلزلے کے جھٹکے کھائے ہوتے ہیں پھر بھی وہ فجر میں نماز کے لیے نہیں آتے یعنی زَلزلے کی وجہ سے گھر خالی ہو جاتے ہیں مگر اللہ پاک کے گھر کو آباد کرنے کے لیے مسجد نہیں جاتے۔ (امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) جب ساری عُمر غفلت میں گزاری ہو تو ایک جھٹکے سے غفلت کیسے دور ہو گی۔

بارگاہِ اِلٰہی کے لیے اچھے اَلفاظ کا اِنتخاب ہونا چاہیے

سُوال: ایک شخص نماز بھی پڑھتا ہے اور اس سے کچھ گناہ بھی ہو جاتے ہیں، اس کے کسی دوست نے کہا کہ کیا تم نے اللہ پاک کو بے وقوف سمجھا ہوا ہے کہ گناہ بھی کرتے رہو اور نماز بھی پڑھتے رہو، اس کا یہ کہنا کیسا؟

جواب: یہ جملہ مزے کا نہیں ہے، ایسے اَلفاظ نہیں بولنے چاہئیں مگر اس پر کوئی شرعی حکم نہیں لگے گا اور نہ ہی اس پر کوئی حکم کفر ہو گا کیونکہ یہ اللہ پاک کی توہین نہیں کر رہا، نیز سُوال کے لیے جو اِس جملے کو دہرایا گیا ہے اس پر بھی کفر کا حکم نہیں ہو گا۔ اَلبتہ ایسے الفاظ بولنے میں ایک قسم کی بیباکی ہے۔ ایسے الفاظ بولنے کی میری توہمت نہیں ہے، اللہ نہ کرے کہیں کفر کی طرف گھسٹ جائے۔ بہر حال مناسب یہ ہے کہ ایسے اَلفاظ نہ کہے جائیں۔

اللہ پاک ماں سے بڑھ کر مہربان ہے

سُوال: ماں اپنے بچوں پر بہت مہربان ہوتی ہے اور ان کی بہت حفاظت کرتی ہے، آپ سے عرض ہے کہ آپ اِس حوالے سے کوئی واقعہ بیان فرما دیجیے۔ (1)

1 ..... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

جواب: ایک مَرتبہ ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کسی جھاڑی کے قریب سے گُزر رہے تھے کہ انہیں چڑیا کے بچوں کی آواز آئی تو وہ قریب گئے اور چڑیا کے بچوں کو پکڑ کر اپنی چادر میں رکھ لیا، اتنے میں ان بچوں کی ماں جو چڑیا تھی وہ آگئی اور ان صحابی کے سر پر چکر لگانے لگی، انہوں نے چادر کو کھولا تو وہ چڑیا نیچے آئی اور اپنے بچوں کے ساتھ بیٹھ گئی، وہ صحابی ان سب کو چادر میں لپیٹ کر نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور پورا واقعہ عرض کیا۔ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: چادر زمین پر رکھ کر کھول دو۔ انہوں نے چادر کو کھول دیا مگر چڑیا اپنے بچوں سے جُدا نہ ہوئی۔ اللہ کے پیارے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم اِس چڑیا کی اپنے بچوں سے شفقت اور مہربانی پر تعجب کر رہے ہو، بے شک! اللہ پاک اپنے بندوں پر ایک چڑیا سے بھی زیادہ مہربان ہے۔ پھر اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: انہیں واپس لے جاؤ اور وہیں رکھ آؤ جہاں سے پکڑا ہے، ان کی ماں یعنی وہ چڑیا اپنے بچوں کے ساتھ ہی رہے گی۔ پھر وہ صحابی، چڑیا اور اس کے بچوں کو واپس چھوڑ آئے۔ (1)

اِس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ ماں اپنے بچوں سے بہت محبت کرتی ہے اور ان کی بہت حفاظت کرتی ہے لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنی ماں کا بہت خیال رکھیں، ان کی بات مانیں، انہیں پریشان نہ کریں، ان کو تنگ نہ کریں اور نہ انہیں ستائیں۔ یہ بھی معلوم ہوا اللہ کریم اپنے بندوں پر ان کی ماں سے بھی زیادہ مہربان ہے۔ نیز اللہ پاک کے فضل سے ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن ہیں، وہ ہمارے لیے بھی رَحمت ہیں اور جانوروں کے لیے بھی رَحمت ہیں، لہٰذا ہمیں بھی اللہ پاک اور اس کے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرنی چاہیے اور ان کی نافرمانی والے کاموں سے بچنا چاہیے۔

ہاں یہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد، ہاں یہیں چاہتی ہے ہرنی داد
اِسی دَر پر شترانِ ناشاد، گلۂ رنج و عنا کرتے ہیں (حدائقِ بخشش)

(1) ..... ابو داود، کتاب الجنائز، باب الامراض المکفرۃ للذنوب، ۳/۲۴۵، حدیث: ۳۰۸۹۔

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	"صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب" کیوں کہتے ہیں؟	9
رَبیع الاول میں جھنڈے لگانا کیسا ہے؟	1	مکروہ وقت میں پانی پینے کا شرعی حکم	9
جَشنِ وِلادت کے جھنڈے کب اُتارے جائیں؟	2	تبرکات کے بارے میں کیسے پتا چلے کہ اصلی ہیں یا نقلی؟	9
جَشنِ وِلادت کی بتیاں کب اُتاری جائیں؟	3	اہلِ سنّت کا ہے بیڑا پار اَصحابِ حضور	11
کھمبوں اور پولوں پر جھنڈے لگانا کیسا؟	4	اپنی جان سے بڑھ کر سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبت	12
رات چراغاں کب تک کرنا چاہیے؟	5	کیا "عبدُ اللہ" نام کے ساتھ لفظِ "محمد" نہیں لگتا؟	13
جلوسِ میلاد میں رِقت کیسے پیدا ہو؟	6	وادیٔ جن میں چیزیں اوپر کی طرف کیوں جاتی ہیں؟	13
جلوسِ میلاد کا تَقَدُّس بَرقرار رَکھیے	6	وَسوسے اور اِلہام میں فرق	14
جلوسِ میلاد کو ہر طرح کی شر انگیزی سے بچائیے	7	بیٹے سے ناراضی کی حالت میں والدہ اِنتقال کر جائے تو بیٹا کیا کرے؟	14
جلوسِ میلاد میں نیکی کی دعوت کا اِہتمام کیجیے	7	قبر کے باہر سانپ بچھو نظر آئیں تو کیا گمان کریں؟	15
گھر کے اَفراد مل کر بھی محفلِ میلاد کر سکتے ہیں	7	موت اللہ پاک سے ملنے کا ذَریعہ ہے	15
12 رَبیع الاول کو نکاح کرنا کیسا؟	8	موت کا خوف یا نفسیاتی مَرض؟	16
زبان سے نماز کی نیت کرنا شرط نہیں	8	بارگاہِ اِلٰہی کے لیے اچھے اَلفاظ کا اِنتخاب ہونا چاہیے	17
کیا تختے پر سجدہ ہو جائے گا؟	8	اللہ پاک ماں سے بڑھ کر مہربان ہے	17

www.dawateislami.net

ماخذومَراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفیٰ	مطبوعات
کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
صحیح مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
سنن ابی داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
مسند امام احمد	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
شعب الإیمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
مشکاۃ المصابیح	امام محمد بن عبد الرحمن خطیب تبریزی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
التیسیر بشرح الجامع الصغیر	علامہ عبد الرؤف مناوی، متوفی ۱۰۰۳ھ	مکتبۃ الامام الشافعی الریاض
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
مدارج النبوت	شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	مکتبہ نوریہ رضویہ ۱۹۹۷ء
القول البدیع	حافظ محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی، متوفی ۹۰۲ھ	مؤسسۃ الریان بیروت
اخبار مکۃ	ابو الولید محمد بن عبد اللہ بن احمد الازرقی، متوفی ۲۵۰ھ	دار خضر بیروت
الشرف المؤبد لآل محمد	یوسف بن اسماعیل النبہانی، متوفی ۱۳۵۰ھ	مکتبۃ الثقافیۃ الدینیۃ القاھرۃ مصر
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند محمد مصطفےٰ رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
عاشقانِ رسول کی 130 حکایات	امیرِ اہلِ سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
تلخیص اصول الشاشی مع قواعد فقہیہ	المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیّت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''غور و فکر'' کے ذریعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللّٰه۔ اپنی اِصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنْعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه۔



ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net